12592- مشقت والے کام مثلا معدنیات پگھلانا

سوال

بدنی طور پر تھکا دینے والوں کام کرنے والے مزدوروں کا شرعیت اسلامیہ کیا حکم ہے اورخاص کر جب وہ گرمیوں یہ سخت کام کرتے ہوں ، اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاوہ لوگ جو معدنیات لوہاوغیرہ کو پگھلانے کے لیے آگ کی بھٹیوں کے سامنے کام کرتے ہیں ، توکیا ایسے لوگوں کے لیے رمضان کے روزے چھوڑنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

یہ توہر شخص کوضرورمعلوم ہے کہ دین اسلام میں ہر مسلمان مکلف پر رمضان المبارک کے روزے رکھنے فرض ہیں اورارکان اسلام میں سے ایک رکن بھی ہیں ۔

لھذاہر مکلف پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے فرائض اداکرنے کی حرص رکھے اوراس میں اسے اجروثواب کی نیت ہونی چاہیے اوراس کے عذاب کا خوف ہونا چاہیے لیکن دنیا کا حصہ اورنصیب بھی بھولنا نہیں چاہیے کہ اس کی دنیا آخرت پراثرانداز نہ اوراسے تباہ ہی کردے ۔

جب اللہ تعالی کی فرض کردہ عبادت اس کے دنیاوی عمل سے تعارض رکھتی ہوتواس پرواجب ہے کہ وہ ان دونوں کے مابین تنسیق اورموافقت پیدا کرے تا کہ دونوں پر عمل کرسکے ۔

لھذا سوال میں مذکورمثال میں یہ ہے کہ وہ یہ کام رات کوکرلے اوراگرایسا نہ ہوسکے تواپنی ملازمت سے رمضان المبارک کے مہینہ کی چھٹیاں حاصل کرلے اگرچہ تنخواہ کے بغیر ہی حاصل ہوں ، اوراگرایسا نہ ہوسکے توتوکوئی اورکام تلاش کرلے جس میں دونوں واجبات کواداکرنا ممکن ہو ۔

لیکن دنیاوی کام اس کی آخرت پراثرانداز نہیں ہونے چاہییں کہ اس سے آخرت ہی تباہ ہوجائے ، کیونکہ کرنے کے کام اوربھی بہت ہیں اورروزکمانے کے لیے صرف یہی مشقت اورمشکل کام نہیں ، اور مسلمان کے لیے ایسے کام معدوم نہیں جن کے ساتھ ساتھ وہ اللہ تعالی کے فرائض پر عمل پیرا ہوسکتا ہے ۔

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور جو شخص اللہ تعالی سے ڈرتا اوراس کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے ، اوراسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا ، اورجو شخص اللہ تعالی پر توکل کرے گا اللہ تعالی اسے کافی ہوگا ، اللہ تعالی اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا} الطلاق (2-3) ۔

اورفرض کریں کہ اگراسے مذکورہ کام جس میں مشقت اورحرج والے کام کے علاوہ کوئی اورکام نہ ملے تواسے اپنے دین کولے کراس علاقے سے اس جگہ چلے جانا چاہیے جہاں وہ اپنے دینی واجبات اوردنیاوی معاملات میں بھی عمل پیرا ہوسکے اوراس میں مسلمانوں کے ساتھ نیکی وبھلائی کے کاموں پر تعاون کرے ، اس لیے کہ اللہ تعالی کی زمین بہت ہی وسیع ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی اللہ تعالی کے راہ میں وطن کو چھوڑے گا ، وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا اورکشادگی بھی} النساء (100) ۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

{کہہ دو کہ اے میرے مومن بندو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، جو اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لیے نیک بدلہ ہے اور اللہ تعالی کی زمین بہت کشادہ ہے، صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر و ثواب دیا جائے گا} الزمر (10) ۔

اور اگر اس کے لیے یہ سب کچھ میسر نہ ہو سکے اور سوال میں مذکور مشقت والے کام کرنے پر ہی مجبور ہو وہ اس وقت تک روزہ رکھے کہ جس میں اسے حرج اور تنگی محسوس ہو اور جب زیادہ تنگی محسوس ہو تو کھا پی لے اور روزہ توڑ دے تا کہ اس تنگی سے نکل سکے لیکن اسے اس باقی دن کچھ نہیں کھانا پینا چاہیے تا کہ اس کی حرمت قائم رہے اور بعد میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء کرنا واجب ہو گا ۔

اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے ۔